معراج
کے جنّتی مشاہدات
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سر دار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور ستّر (70) آخرَت کی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار مُعْجِزات عطا فرمائے اُن مُعْجِزات میں سے ایک عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزہ ''معراج'' ہے۔ شَبِ معراج سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی سیر کروائی گئی جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈھیروں انعاماتِ الٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا، آج میں آپ کی خدمت میں وہ جنّتی مُشاہَدات پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔ چنانچہ،

جنّت میں داخلہ

سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اس کے سنگریزے موتیوں کے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی،[1] پھر چار نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں) اور چوتھی پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد کی۔ جنّت کے انار جسامَت میں ڈولوں کی طرح اور پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اس کا خَیال گزرا۔[2]

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ص ۸۵۲، الحدیث: ۳۳۴۲
(2)... دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۴.

شعر کی وضاحت: وادیٔ مکہ کے چاند صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب معراج کی رات جنّت میں تشریف لے گئے تو جنّت کے مقدر کا ستارہ چمک اُٹھا، کہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

شعر کی وضاحت: جب، ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمد ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی اور یہ ساری روشنیاں عرب کے چاند کے رُخِ روشن سے پھُوٹ رہی تھیں اور ایسے عالم میں جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہرِ کوثر پر تشریف آوری

جنّت کی سَیر کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نہر پر تشریف لائے، جس کے کَناروں پر جَوف دار (اندر سے خالی کئے ہوئے) موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی خالص مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جِبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کوثر ہے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَطا فرمائی ہے۔[1]

آسمانوں پر گئے اور خُلد کی بھی سَیر کی
شاہ کا یہ مرتبہ، اھلاً وّسھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ۱۶۱۲، الحدیث: ۶۵۸۱، بتقدم وتاخر

تین(3)نہریں

مِعراج کی رات تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کے دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھے ایک شخص کو دیکھا، جس کے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس کے پاس کچھ سفید چہروں والے اور کچھ سیاہ چہروں والے لوگ تھے۔ پھر وہ لوگ جن کی رنگت میں سیاہی تھی، ایک نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ صاف ہوگئے۔ اس کے بعد وہ ایک اور نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ مزید صاف ہوگئے، اس کے بعد انہوں نے تیسری نہر میں غسل کیا تو ان کے رنگ ان کے باقی ساتھیوں کی طرح بالکل سَفَید ہوگئے، لہٰذا وہ اپنے انہی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا! اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جن کے چہرے سَفَید ہیں اور وہ کون ہیں جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی، پھر وہ نہر میں غُسل کرکے نکلے تو ان کے رنگ صاف ہوگئے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ (جنّت کے دروازے کے قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے) شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والد حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ زمین پر پہلے شخص ہیں جنہوں نے کنگھی کی۔ اور یہ سَفَید چہروں والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی اور وہ جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ ساتھ کچھ بُرے عمل کیئے کیے، پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اور (جن نہروں میں انہوں نے غُسل کیا اُن میں سے) پہلی نہر، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور دوسری اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی نہر ہے اور تیسری نہر وہ ہے جہاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شرابِ طَہور پلائی ہے۔ (دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ، ۲/۴۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جن کے چہروں کی رنگت سیاہ ہوچکی تھی، رحمتِ الٰہی کی نہر میں غوطہ لگانے کے سبب ان کی سیاہی دُھل گئی، پھر نعمتِ الٰہی کی نَہر میں غوطہ

لگایاتو رنگت مزید نکھر گئی اور جب شَرابِ طَہُور کی نَہر سے پیاتو اُن کے چہرے بالکل سَفَید ہو گئے۔ یاد رہے کہ اُنہیں گناہوں کی سیاہی سے نَجات اس وجہ سے ملی کہ انہوں نے (دنیامیں) رب عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں توبہ کی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی توبہ کو قبول فرمایا اور ان کے چہرے روشن کر دیئے۔ واقعی سچی توبہ نہ صرف انسان کے گناہوں کی کالک کو دھو دیتی ہے بلکہ بندے کو فلاح وکامیابی سے ہمکَنار کرتی ہے اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن قرآنِ مجید میں پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّور، آیت نمبر 31 میں ارشاد فرماتاہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ۱۸، النور: ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا کرَم بہت وسیع ہے کہ گنہگار کو ہر وقت اپنے کرم کے سائے میں لینے کو تیار ہے، بندہ چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو اُسے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اور ہر گز ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خُدائے بُزرگ وبَرتر کے رحم وکرم کی کوئی اِنتہا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے زمین وآسمان کے برابر گناہ بھی اپنی رَحمت سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ بس توبہ سچّی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ،

بندے کی توبہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اُس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے، اس کے ساتھ اس کی سُواری بھی ہو، جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان لَدا ہوا ہو، پھر وہ سر رَکھ کر سو جائے، جب بیدار ہو تو اس کی سُواری جاچکی ہو، وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگ جائے تو وہ کہے کہ میں اُسی جگہ لوٹ جاتا ہوں

جہاں میں پہلے تھا، وہاں سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ مر جاؤں، پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے، پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سُواری موجود ہو اور اس پر اس کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں بھی موجود ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کی توبہ پر اُس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا، ص۱۴۶۸، حدیث: ۲۷۴۴)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی آواز

شَبِ مِعراج، سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا، جہاں ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوائیں چل رہی تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آواز بھی سُنی۔ فرمایا: اے جبریل! یہ ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوا کیا ہے؟ اور یہ آواز کیسی ہے؟ عرض کی: یہ جنّت کی آواز ہے جو کہہ رہی ہے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رہنے والے لوگوں کو میرے پاس بھیج دے اور اُن کو جن کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، بے شک میرے اندر خوشگوار خوشبوئیں، ریشم، کَریب (کَرِے۔بْ) اور کمخواب کے عُمدہ کپڑے اور بے مثال چیزیں، موتی، مُونگے، سونا، چاندی اور آفتابے (ڈھکنے دار اور دَستے لگے ہوئے لوٹے) نیز پھل، شہد، (پاکیزہ) شراب اور دُودھ بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اُن کو میرے اندر بھیج جن کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس سے فرمایا: ہر مُسلمان مؤمن مرد و عورت اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، نیک عمل کرے نیز کسی کو میرا شریک اور برابر نہ ٹھہرائے وہ تیرے لئے ہے۔ اور جو مجھ

سے ڈرے میں اُسے اَمْن دوں گا، جو مجھ سے سُوال کرے میں اسے عَطا کروں گا، جو مجھے قرض دے (صدقاتِ واجبہ ونافلہ ادا کرے) میں اُسے جَزا دوں گا، جو مجھ پر تَوَکُّل کرے، میں اسے کفایَت کروں گا اور میں اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بے شک ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔ (اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں سے سورۂ مُؤْمِنُوْن میں مذکور کامیاب مؤمنین کی صفات بیان فرمائیں) تو جنّت بولی: ''میں راضی ہوں۔'' (دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ، ۲/۳۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جنّت نے اپنے اندر پائے جانے والی کتنی دِلکش اور عُمدہ نعمتیں ذِکر کیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کی کہ ان نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے والے خوش نصیبوں کو میرے اندر بھیج دے۔ اس پر خالِقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اس کے مکینوں یعنی اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں بتانے کے بعد کامیاب مؤمنین کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ آیئے وہ صفات سنتے ہیں۔ چنانچہ،

فردوس کی میراث پانے والے لوگ

پارہ 18 سورۂ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 1 تا 11 میں جنّت کی میراث پانے والے خوش نصیبوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ

مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۔۱۱)

فرما کے شَفاعَت مری اے شافِعِ محشر!
دوزخ سے بَچا کر مُجھے جَنّت میں بَسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے دروازے پر لکھی تحریر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کَرِیْم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے مِعراج ہوئی، میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صَدَقے کا ثواب دس(10) گنا اور قرض کا اٹھارہ(18) گنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافْت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا دَرَجَہ صَدَقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سُوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجَت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو قرض کی

---

(1)...سنن ابن ماجة، کتاب الصدقات، باب القرض، ص۳۸۹، الحدیث: ۲۴۳۱.

ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رِضا اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں سے حَسَبِ اِستِطاعت قرض دے کر اس کی مدد کریں اور ڈھیروں اجر و ثواب حاصل کریں، یاد رہے کہ قرض دینے اور قرضداروں پر نرمی کرنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا خاص فضل و کرم فرماتا ہے۔ چنانچہ،

مقروض پر نرمی سے بخشش ہوگئی

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، شَہَنْشَاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتّہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ مَقْرُوض خوشحال ہو تو اُس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مَت لینا (بلکہ درگزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا)۔ اے کاش! ہمارا ربّ عَزَّ وَجَلَّ بھی ہم سے درگزر فرمائے۔" چنانچہ جب اُس نے جہَانِ فَانی سے کُوچ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے دریافت فرمایا: "کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟" اس نے عرض کی: "نہیں، ہاں البتّہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وُصُولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ درگزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے بھی درگزر فرمائے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "(جاؤ!) میں نے تمھیں بخش دیا۔"

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۷۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلند و بالا محلّات

مروی ہے کہ مِعراج کی رات جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے، جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے

والوں اور لوگوں سے عَفو و در گزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُصّہ غیر اختیاری شَے ہے، یہ نَفْس کے اُس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں اِنتِقام کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابُو میں رکھے اور عَفْو و در گُزر سے کام لے، احادیث میں اُس کے لئے بہت سے فضائل وارِد ہیں، جن میں سے ایک فضیلت تو ابھی بیان ہوئی، آیئے! مزید دو فرامینِ مصطفٰے سَمَاعَت فرمایئے۔

1. جس نے غُصّے کو ضَبْط کر لیا حالانکہ وہ اُسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[2]
2. میری اُمَّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غُصّہ آجائے تو فوراً رُجوع کر لیتے ہیں۔[3]

حُسْنِ اَخْلَاق اور نَرمی دو　　　دُور ہو خُوئے اِشْتِعال آقا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے موتیوں سے بنے ہوئے گُنبد نُما خَیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحديث: ۳۱۸۸.
(2)...سنن ابی داود، كتاب الادب، باب من كظم غيظا، ص ۷۵۲، الحديث: ۴۷۷۷.
(3)...المعجم الاوسط للطبرانی، باب الميم، من اسمه محمد، ۴/۲۲۴، الحديث: ۵۷۹۳.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے اَئِمّہ اور مُؤَذِّنِین کے لئے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! رِضَائے اِلٰہی کے لیے اذان دینے اور اِمَامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالٰی نے اُن کے لئے جنّت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس کے بارے میں مزید دو فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں۔

1. ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[2]
2. جس نے پانچوں نمازوں کی اذان، ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی، اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے، اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور میں چُھپا ہوا آدمی

سَفَرِ مِعراج کی سُہَانِی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نُور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذِکرِ اِلٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کیے جانے کا

---

(1)... المسند للشاشی، مسند عبادة بن الصامت، ۳/ ۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸.
(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصلاة، الترغیب فی الاذان... الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.
(3)... کنز العمال، کتاب الصلاة، قسم الاقوال، الفصل الرابع... الخ، ۷/ ۲۸۹، الحدیث: ۲۰۹۰۲

سبب نہیں بنا۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذِکْرِ الٰہی کی کثرت، مَسَاجِد سے مَحبَّت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوَایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہرگز مُرتکِب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طَعن و تَشْنیع اور بے عِزّتی کا باعث بنے اور حشر کے روز خُود اُسے بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

والدین کو بھی چاہئے کہ ابتدا ہی سے اپنی اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کریں، اچھے کاموں کی ترغیب دلائیں، بُرے کاموں پر روک ٹوک کریں، اگر انہیں یونہی اپنے حال پر چھوڑ دیا اور وہ غلط راستے پر چل پڑے تو پھر سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، در حقیقت اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تَرْبِیَت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ مگر افسوس والدین ہی اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے سے غافل ہیں اور خود ہی گناہوں بھری زندگی میں بدمست ہیں، جب والدین کا مَقْصَدِ حَیَات حُصُولِ دولت، آرام طلبی، وقت گُزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تَرْبِیَت کریں گے اور جب تَرْبِیَت اولاد سے لاپرواہی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر ایک کے سامنے اپنی اولاد کے بِگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے، مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامّہ) کی اَہَمِّیَّت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا، مگر فرض دِینی عُلُوم کے حُصُول کی رَغْبَت نہ دِلائی، اس کے دل

---

(1)...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۲/ ۴۱۵، الحدیث: ۹۵.

میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی، مگر عِشْقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع فَروزاں نہ کی، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قبر وحَشْر میں ناکامی سے وَحْشَت نہ دلائی، اُسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سَلام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ گناہوں کے ارتِکاب کی آزادی اور لَہو ولَعِب کے طرح طرح کے آلات کا بِلا روک ٹوک استعمال، کیبل، انٹرنیٹ کی کارستانیاں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال، رقص وسُرُود کی محفلوں میں اِنہِماک اور بگڑا ہوا گھرِیلُو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت ونفسانیت کو اتنا قد آور کردیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی تَوَقُّع بہت مشکل ہوجاتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اولاد کی بہترین تَرْبِیَت کیسے کریں؟ یہ جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"تَرْبِیَتِ اولاد"** کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولاد کی تَرْبِیَت کے ڈھیروں مدنی پھول حاصل ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مِعْرَاج کی بابَرَکت رات جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں تشریف لائے تو ریشم کے پردوں سے آراستہ ایک محل مُلاحظہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کیا: حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے۔ [(1)]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقِ اَکبر حضرتِ سیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیا خوب شان ہے۔ یاد رہے کہ نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد انسانوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل بے شُمار ہیں، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(1)... الریاض النضرۃ، الباب الاول فی مناقب ابی بکر، الفصل الحادی عشر، ۱۱۰/۲.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر مَردوں میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی ایمان لائے، سفر و حضر میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہم راہی میں ہی ہجرت کی سعادت حاصِل کی اور فَنَا فِی الرَّسُول کے اُس مقام پر فائز ہوئے کہ اپنا مال، جان، اولاد، وطن الغرض ہر شے رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت بلند مَراتِب پائے اور ڈھیروں ڈھیر انعاماتِ الٰہیہ کے حق دار بھی ہوئے۔

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا
رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صِدّیقِ اکبر کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنّت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی کے قدموں کی آہٹ سَماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[2]

قربان جایئے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول، حضرتِ سیِّدُنا بِلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا، آیئے سنتے ہیں! چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

(1)...ذوقِ نعت، ص۵۷.

(2)...مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷، ملتقطاً.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسْلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے، کیونکہ میں نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی اُمّید اَفزا کام نہیں کیا۔ ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غُسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقدَّر میں کی تھی۔[1]

شرحِ حدیث

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے "ہٹو بچو" کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے بلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت مُیَسَّر ہوئی؟ خیال رہے کہ مِعراج کی رات نہ تو حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے نہ آپ کو مِعراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنّت میں داخِل ہوں گے، اس طرح کہ حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ اللہ تعالٰی نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے اَنجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سُن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ

---

(1)... صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل بلال، ص۹۵۷، الحدیث: ۲۴۵۸.

سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا، مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا، حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ ”میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقدَّر میں تھی“ کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غسل کیا تو دو نفل ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تا کہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پُوچھنا اس لیے تھا تاکہ آپ یہ جواب دیں اور اُمَّت اس پر عمل کرے، ورنہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو ہر شخص کے ہر چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ دَرَجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن نَوافِل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نَوافِل پڑھیں گے یا پابندی کریں گے مگر اُنہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام و مرتبے کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی اَہَمِّیَّت وفَضِیلَت بھی معلوم ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طَرِیْقت، اَمِیْرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری اصلاح کے لئے 72 مدنی انعامات کا جو مدنی گلدستہ عطا فرمایا ہے، اس میں ایک مدنی انعام ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ ادا کرنے سے مُتَعَلِّق بھی ہے۔ چنانچہ مدنی انعام نمبر 20 میں ہے: ”کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا فرمائی؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُلوصِ نیّت کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1)... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰.

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَبَرجَد اور یاقُوت کے خیمے

جنّت کی حسین و جمیل اور پیاری وادیوں کی سیر فرماتے ہوئے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک نہر پر تشریف لائے جسے بَیْذَخ کہا جاتا ہے۔ اس پر موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سُرخ یاقُوت کے خیمے تھے۔ اتنے میں ایک آواز آئی: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ عرض کیا: یہ خیموں میں پردہ نَشِین حُوریں ہیں، انہوں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَلام کہنے کی اجازت طلب کی تھی اور ربّ تعالیٰ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔ پھر وہ (حوریں) کہنے لگیں: ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناگواری و نفرت کا باعِث نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی۔ [1]

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اپنے بندوں کے لئے کتنا آراستہ کررکھا ہے اور اس میں کیسی کیسی عُمدہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔ آیئے! مختصراً جنّت کے کچھ مزید اوصاف سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اسے حاصل کرنے کی رَغْبَت پیدا ہو اور نیک اعمال کا جذبہ نصیب ہو۔ چنانچہ،

(1)... الدر المنثور، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۶۱/۱۴.

جنّت کا بیان

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، حصّہ اوّل میں جنّت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مُہَیّا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ (یعنی گُمان) گزرا۔ جو کوئی مثال اُس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ جنّت کتنی وسیع ہے، اس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی جانیں، اِجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو (۱۰۰) درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ جنّت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو (۱۰۰) برس تک تیز گھوڑے پر سُوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنّت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازُو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر (70) برس کی راہ ہو گی۔ جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدْن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سُرخ کی، ایک زَبَرْجَد سبز کی اور مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مِٹّی، جنّت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہو گا جس کی بلندی ساٹھ (60) میل۔ جنّت میں چار (4) دریا ہیں، ایک پانی کا، دوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کَنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مُشک کی۔ جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لَذِیذ سے لَذِیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت

کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا، اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کُوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخُود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھنوؤں کے سوا جنّتی کے بدَن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمگیں آنکھیں، تیس بَرَس کی عُمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ اَدْنیٰ جنّتی کے لیے اَسّی ہزار (80,000) خادِم اور بہتّر (72) بیبیاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مَشرِق و مَغرِب کے درمیان روشن کر دے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۵۲۔ ۱۶۲ ملتقطاً)

بِلا حِسَاب ہو جنّت میں داخِلہ یا ربّ
پڑوس خُلْد میں سرور کا ہو عطا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں مُطیع و فرمانبردار بندوں پر ہونے والے اِنعاماتِ اِلٰہیہ کا مُشَاہَدہ فرمایا تو وہیں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش (سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ چنانچہ،

عذابات میں مبتلا لوگ

مروی ہے کہ مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جَبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟

عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

مِعراج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیَافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[2]

اس رات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چَرتے ہوئے خار دار گھاس، تھُوہَر اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیَافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت کی آسائشوں اور نعمتوں پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ذرا اِن عذابات پر بھی غور کیجئے! کون ہے جو اِن ہولناک عذابات کو سہہ سکے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کسی میں بھی جہنّم کا عذاب برداشت کی طاقت نہیں اور پھر اپنی ناتُوانی و کمزوری کو دیکھئے، آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا سَر درد یا بُخار تڑپا کر رَکھ دیتا ہے تو پھر آخرت کے یہ دردناک عذاب کیونکر برداشت کئے جاسکتے ہیں، اس لئے ابھی وقت ہے ڈر جائیں اور فوراً سے پیشتر گناہوں سے توبہ کریں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت نے آلیا تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے یقیناً کامیاب وہی ہے جو اس

---

(1)... مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

(2)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۲۵.

(3)... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکاۃ... الخ، ص ۲۶۳، الحدیث: ۱۵

چند روزہ زندگی میں اپنی آخرت سنوارنے میں لگا رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا کے کام کر کے جنّت میں داخل ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید میں پارہ 4، سُوْرَۂ اٰلِ عِمْرَان، آیت نمبر 185 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (پ۴، آل عمران: ۱۸۵)

آیئے اس چند روزہ زندگی کو سنوارنے کے بجائے اپنی آخرت کو سنواریں اور نیک اعمال کے ذریعے اُس جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جہاں کوئی غم نہیں اور وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ نیکیوں پر کاربند رہنے اور خود کو گناہوں سے بچانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور آخرت کی تیاری کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اور بھی کئی مُشاہدات فرمائے، جن کا تفصیلی بیان پڑھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ مِعراج" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں سَفرِ بَیْتُ المقدس کے مشاہدات، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے خطبے، ساتوں آسمانوں کی سیر، اللہ تعالٰی سے ہمکلام ہونے اور واقعۂ مِعراج کے بارے میں دیگر بہت سی باتیں انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہیں، آپ بھی اس کتاب کو

ھدیّۃً حاصل کرکے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل بھی کریں یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات نبیِ محترم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو جنّتی مشاہدات کئے وہ آپ نے سُنے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جنّتی دروازے پر تشریف لائے تو رضوانِ جنّت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، وہاں آپ نے جنّتی نہروں اور اس کے باغات اور خوشنُما پرندوں کو مُلاحظہ فرمایا، نہرِ کوثر کو دیکھا جس پر موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت میں ایسے بلند وبالا محلّات بھی مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفو ودَرْ گُزر کرنے والوں کے لئے ہیں نیز موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے بھی دیکھے جن کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمَّت کے اَئمّہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اکبر کے لئے ریشم کے پردوں سے آراستہ کیا ہوا محل بھی دیکھا اور جنّت کی سَیر کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آواز بھی سُنی۔ جنّت ایک ایسا مکان ہے جہاں اہلِ ایمان ہمیشہ رہیں گے، اُس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ جَنّتُ الفردوس کی میراث اُن خوش نصیب اہلِ ایمان کو ملے گی جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور کسی بیہودہ بات کی طرف التفات (یعنی توجُّہ) نہیں کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں، اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اِن پاکیزہ صفات کا پیکر بنائے اور دنیا وآخرت کی کامیابیوں سے ہمکَنار فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی چینل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص اسلامی چینل شروع کرے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتعَلّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔

مَدنی چینل کی مُہِم ہے نفس و شیطاں کے خلاف ۔۔۔ جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار ۔۔۔ کہ نَدامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے اور سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، اُنہوں نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

غفلت کے بادل کیسے چھٹے

یُوکے (اِنگلینڈ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عِشْرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی اَدائیگی کا ہوش تھا نہ ہی دیگر فرائض وواجبات کی کوئی پابندی کا ذہن تھا۔ سُنَّتوں کی عظمت وشان سے بھی نابلد تھا، فکرِ آخرت سے غافل دُنیا کی رنگینیوں میں شاغِل اپنی زندگی کے قیمتی اَیّام فضُولیات ولَغْویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عِصْیاں شِعار زندگی میں

کچھ اس طرح سُنَّتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کی سَعادَت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیان، ذکر و دُرُود اور بالخُصُوص آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل و دماغ پر چھائی گُناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے ''اَنمول ہیرے'' گناہوں میں برباد کرنے پر مجھے نَدامت ہونے لگی، سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا اِرادہ کر لیا، اسی مُقدّس جذبے کے تحت پندرھویں صَدِی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنَّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنَّت کے مُطابق چہرے پر داڑھی شریف رکھ لی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا لیا اور سفید مدنی لباس زَیبِ تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے ذِمّہ دار کی حیثیّت سے اپنی خِدمات سَر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسْواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفْضَل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسْواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔(مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یا نیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسْواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانْتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسْواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے۔ ❀ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسْواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسْواک کرنی ہو کم اَزْ کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسْواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسْواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱/۶۲۳ ماخوذاً) ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے،

کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پَتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سَفَر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ الله سر بسر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ١٠/٢٥٤، حدیث: ١٧٣٠٥

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿7﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 . . . الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱